حقوق العباد

سیرت النبی کی روشنی میں

21-July-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعۡتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعۡتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعۡتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعۡتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعۡتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکۡرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا، پی یا سو سکتا ہے۔)

دُرُوۡدِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

حَیۡثُ مَا کُنۡتُمۡ فَصَلُّوۡا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمۡ تَبۡلُغُنِیۡ

یعنی تم جہاں بھی رہو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

(معجمِ کبیر، ۳/۸۲، رقم: ۲۷۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف اپنے روشن فرامین بلکہ اپنے عمل کے ذریعے رہتی دنیا کے لوگوں کو بتایا کہ بندوں کے حقوق کی اَہَمِّیَّت کتنی ہے اور اُن کے حُقُوق پورا کرنے کی اسلام میں کس قدر تاکید بیان کی گئی ہے تاکہ اُمّتی بھی ادائے مُصْطَفٰے کو ادا کرنے کی نِیَّت سے ایک دوسرے کے حقوق کو سمجھیں، ان کو ادا کریں یا پھر معاف کروانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ آیئے! اس بارے میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ سیرت کا ایک رِقّت بھرا واقعہ سُنتے ہیں، چُنانچِہ

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عاجِزی

رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وفات ظاہِری سے پہلے اجتماعِ عام میں اعلان فرمایا:

اگر میرے ذِمّے کسی کا قرض آتا ہو، اگر میں نے کسی کی جان ومال اور عزت کو صدمہ پہنچایا ہو، تو

[1] ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

میری جان میرا اَمال اور میری آبرو حاضر ہے، وہ اِس دنیا میں ہی مجھ سے بدلہ لے لے۔ تم میں سے کوئی یہ اندیشہ نہ کرے کہ اگر کسی نے مجھ سے بدلہ لیا تو میں ناراض ہو جاؤں گا، یہ میری شان نہیں۔ مجھے یہ بات بہت پسند ہے کہ اگر کسی کا حق میرے ذِمّے ہے تو وہ مجھ سے وُصول کر لے یا مجھے مُعاف کر دے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس شخص پر کوئی حق ہو اُسے چاہئے کہ وہ ادا کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ رُسوائی ہوگی، بے عزتی ہوگی، اس لیے کہ دنیا کی ذِلّت آخرت کی ذِلّت سے بہت آسان ہے۔ (تاریخ دِمشق، ۳۲۳/۴۸ مُلَخَّصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیکیوں کے ذَرِیعے مالدار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! **سُبْحٰنَ اللہ!** آپ نے سنا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بندوں کے حُقوق کی کتنی اَہَمِّیَّت بیان فرمائی ہے!، یہ اُس عظیم ہستی کا حال ہے جس نے اپنی 63 سالہ مبارَک زندگی میں کبھی بھی کسی مخلوق کا ذرّہ برابر بھی حق ضائع نہیں کیا، جس ہستی نے اپنے تو اپنے، غیروں کے حُقوق ادا کرنے میں بھی مثالی کردار پیش کیا، جس ہستی نے زبردستی اپنا حق طلب کرنے والوں کے بھی حُقوق ادا فرمائے بلکہ اُن کی چاہت سے بڑھ کر اُنہیں نوازا، جن کی ذات سے یہ تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے کبھی کسی کا حق دبایا ہو یا حق دینے میں ٹال مٹول سے کام لیا ہو، جس ہستی نے وَقْت سے پہلے ہی اپنے حق کی ادائیگی کا مطالبہ کرنے والوں سے ناراض ہونے کے بجائے ہمیشہ صَبْر وتَحَمُّل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے حُقوق ادا فرمائے، جن کے مبارَک معمولات کو دیکھ اور اِرشادات کو سُن کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بندوں کے حُقوق کی اَہَمِّیَّت کو

سمجھا اور بندوں کے حُقوق کی ادائیگی کرتے رہے، اُس مقدّس ہستی کی سادگی، عاجزی، فکرِ آخرت اور خوفِ خدا پر ہماری جانیں قربان کہ بھرے اجتماع میں لوگوں سے نہ صِرف اپنے حُقوق لینے یا معاف کرنے کی پیشکش فرمارہے ہیں بلکہ لوگوں کو حسابِ آخرت یاد دلاتے ہوئے آپس میں ایک دوسرے کے حُقوق کی ادائیگی کی بھی ترغیب ارشاد فرمارہے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم نے کبھی جان بوجھ کر یا انجانے میں کسی مسلمان کا حق ضائع کیا ہو یا کسی کو ہماری ذات سے کوئی تکلیف پہنچی ہو تو ہمیں فوراً معافی تلافی کر لینی چاہیے۔

بندوں کے حُقوق لازم ہونے کا سبب

یاد رکھئے! حُقُوق دو طرح کے ہوتے ہیں: (1) اللہ کریم کے حُقُوق (2) بندوں کے حُقُوق۔ اللہ کریم کے حُقُوق تو ہم پر اس وجہ سے لازِم ہیں کہ ہم اللہ کریم کے بندے ہیں، اس نے ہمیں پیدا فرمایا ہے، وہی ہمارا پالنے والا ہے، اِسی وجہ سے اس کے اَحکامات کو ماننا اور ان پر عمل کرنا ہم پر لازِم ہے۔ لیکن بندوں کے حُقوق کی ادائیگی ہم پر کیوں ضروری ہے؟ اس بات کا جواب دیتے ہوئے امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه اِرْشاد فرماتے ہیں: انسان یا تو اکیلا رہتا ہے یا کسی کے ساتھ اور چونکہ انسان کا اپنے ہم جنس لوگوں کے ساتھ مَیل جول رکھے بغیر زِندگی گُزارنا مُشکل ہے، لہٰذا اس پر مِل جُل کر رہنے کے آداب سیکھنا ضروری ہیں۔ چُنانچہ ہر میل جَول رکھنے والے (شخص) کے لیے مل جُل کر رہنے کے کچھ آداب (حُقُوق) ہیں۔ (احیاء العلوم، ۲/۶۹۹) معلوم ہوا! بندوں کے حُقوق کے لازِم ہونے کا بُنیادی سبب تمام اِنْسانوں کا مل جُل کر ایک ساتھ رہنا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! آج تو حالات بہت نازک ہوتے جا رہے ہیں، آج کئی لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ دیگر لوگوں کے حُقوق ضائع کر دیتے ہیں، اُن کے مال وغیرہ ہڑپ کر جاتے ہیں، ان کی عزتوں کو پامال کرتے ہیں، ان کو دھوکہ دیتے ہیں، ان کی سادگی کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہیں، اُن کو طرح طرح سے تکالیف پہنچاتے ہیں۔ اولاد والدین کی نافرمانیاں کر رہی ہے تو والدین اولاد کے حُقوق سے غافل ہیں، سیٹھ نوکروں کی تنخواہوں میں ڈنڈیاں مار رہا ہے تو نوکر اپنے مالک کے کام میں دھوکے سے کام لے رہے ہیں، اُستاد شاگردوں کو پڑھانے میں سستی کر رہا ہے تو طلبہ اپنے اساتذہ کے احترام سے دُور ہیں، الغرض ہر جگہ کسی نہ کسی کے حقوق پامال کیے جا رہے ہیں۔

یاد رکھئے! دُنیا میں کسی پر ذرّہ برابر ظُلم کرنے والا بھی جب تک مظلوم کو راضی نہیں کر لے گا قیامت کے دن اُسے چھٹکارا نہیں ملے گا۔ ہاں! اللہ کریم اگر چاہے گا تو اپنے فضل و کرم سے قِیامت کے روز ظالم و مظلوم میں صُلح کروادے گا۔ ورنہ اُس مظلوم کو ظالِم کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔ اگر اس سے بھی مظلوم یا مظلوموں کے حُقُوق ادا نہ ہوئے تو مظلوموں کے گُناہ ظالِم کے سَر پر ڈال دیے جائیں گے اور اِس طرح وہ ظالِم اگرچہ بڑی بڑی نیکیاں لے کر قِیامت میں آیا ہو گا۔ مگر بندوں کے حُقُوق ضائع کرنے کے سَبَب بِالکل ہی کنگال ہو جائے گا اور اِسی وجہ سے اسے دوزخ میں بھیج دیا جائے گا، چنانچہ

قیامت میں مُفلِس کون؟

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ مُفلِس کون ہے؟ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم

میں سے مُفلِس تو وہ ہے جس کے پاس دِرہم و دُنیاوی سازوسامان نہ ہو۔ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرشاد فرمایا: میری اُمّت کا مُفلِس ترین شخص وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزہ، زکوٰۃ تو لے کر آئے گا مگر ساتھ ہی کسی کو گالی بھی دی ہو گی، کسی کو تُہمت لگائی ہو گی، اُس کا مال ناحَق کھایا ہو گا، اُس کا خون بہایا ہو گا، اس کو مارا ہو گا، پس ان سب گُناہوں کے بدلے میں اس کی نیکیاں لی جائیں گی۔ اگر اس کی نیکیاں خَتْم ہو جائیں اور مزید حَق دار باقی ہوں گے تو اُن (مظلوموں) کے گُناہ لے کر بدلے میں اِس (ظالم) پر ڈالے جائیں گے پھر اس (ظالم) شخص کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

(مسلم، ص ۱۰۶۹، حدیث: ۲۵۸۱)

ظالم سے مُراد کون ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے! یہاں ظالِم سے مُراد صرف قاتِل، ڈاکو یا مار دھاڑ کرنے والا ہی نہیں، بلکہ جس نے ظاہِری طور پر کسی کا تھوڑا سا بھی حق مارا، مَثَلاً ایک آدھ روپیہ ہی دبا لیا ہو، بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ ڈپٹ کی ہو یا غصّے میں گھور کر دیکھا ہو، مذاق اُڑایا ہو وغیرہ تو پھر بھی یہ ظالِم ہے اور وہ مظلوم۔ اب یہ الگ بات ہے کہ اِس "مظلوم" نے بھی "اُس ظالم" کا بعض حق مارا ہو۔ اِس صورتِ حال میں تو دونوں ایک دوسرے کے حق میں مخصوص مُعاملات میں "ظالم" بھی ہیں اور "مظلوم" بھی۔ اسی طرح کئی لوگ ہونگے جو بعضوں کے حق میں **"ظالم"** اور بعضوں کے حق میں **"مظلوم"** ہوں گے۔

حضرت عبدُ اللہ بن اُنَیس رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک قِیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنّتی جنّت میں داخِل نہ ہو، جب تک وہ بندوں کے حُقُوق کا بدلہ نہ ادا

کرے یعنی جِس کسی کا حَق جس کسی نے دَبایا ہو اُس کا فیصلہ ہونے تک دوزخ یا جنّت میں داخِل نہ ہو گا۔

(اخلاق الصالحین، ص ۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بندوں کے حُقوق میں سب سے بڑا حق ماں باپ کا ہے۔ پھر دیگر خونی رشتے دار دَرَجہ بدَرَجہ سب سے زیادہ احترام و اچھے سُلوک کے حق دار ہوتے ہیں، مگر افسوس! اس کی طرف اب دھیان کم دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ عوام کے سامنے اگرچِہ انتہائی خوش اخلاق جانے جاتے ہیں مگر اپنے گھر میں بالخصوص والدین کے حق میں نہایت ہی سخت مزاج و بداَخلاق ہوتے ہیں۔ ایسوں کی توجہ کیلئے حضرت عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی رِوایت پیشِ خدمت ہے، چنانچہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تین (3) شخص جنت میں نہیں جائیں گے: (1)... ماں باپ کو ستانے والا، (2)... دَیُّوث اور (3)... مردانی وَضع بنانے والی عورت۔

(معجم الاوسط، ۲/۴۳، حدیث: ۲۴۴۳)

یاد رکھئے! ☆ماں باپ قُدرت کا اَنمول تحفہ ہیں، ☆**ماں باپ** کا مقام قرآن و حدیث میں بَیان ہوا ہے، ☆**ماں باپ** کی فرمانبرداری اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا کا ذریعہ ہے، ☆**ماں باپ** اَولاد کے آرام کی خاطر اپنے آرام کو قربان کر دیتے ہیں، ☆**ماں باپ** کے خونِ جگر سے اَولاد کا وجود بنتا ہے، ☆**ماں باپ** بیمار اَولاد کو دیکھ کر تڑپتے اور آنسو بہاتے ہیں، ☆**ماں باپ** بیمار اَولاد کی خاطر ساری ساری رات جاگ کر گزار دیتے ہیں، ☆**ماں باپ** اَولاد کے مستقبل کو سَنوارنے کے لئے اپنی پوری زندگی کو اَولاد کے لئے وَقْف کر دیتے ہیں، ☆**ماں باپ** اَولاد کی پیدائش سے پہلے اور پیدائش

کے بعد کی تکالیف کو برداشت کرتے ہیں،ماں باپ وہ عظیم ہستی ہیں جن کے حُقوق ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ مبارک سے بیان فرمائے ہیں، چنانچہ

جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے

حضرتِ جاہِمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں راہِ خدا میں لڑنا چاہتا ہوں اور آپ کی بارگاہ میں مَشورہ کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: کیا تمہاری ماں ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ اِرشاد فرمایا: **فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا** اس کی خدمت کو اپنے اوپر لازم کر لو، کیونکہ جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔ (نسائی، کتاب الجهاد، الرخصة فی التخلف لمن له والدة، ص ۵۰۴، حدیث: ۳۱۰۱)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور اُن سے اچھا سُلوک نہ کیا وہ اللہ کریم کی رحمت سے دُور اور غضبِ خدا کا حق دار ہوا۔ (معجم کبیر، ۱۲/ ۶۶، حدیث: ۱۲۵۵۱)

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اپنے والدین چاہے وہ سگے، سوتیلے یا رضاعی والدین ہوں ان کا دل و جان سے ادب کریں، ان کی ضروریات کا خیال رکھیں، ان سے اچھے لہجے میں بات کریں، ان کے جذبات کا خیال رکھیں، ان کو تکلیف دینے سے بچیں، ان کی اُمیدوں پر پورا اُترنے کی کوشش کریں، ان کے ساتھ اچھا سُلوک کرتے رہیں، ان کی بات توجّہ سے سُنیں، ان کا ہر جائز حکم مانیں۔ الغرض جب تک کوئی مانعِ شرعی نہ ہو ماں باپ کے حُقوق ادا کریں، یوں اللہ پاک کی رضا پانے والے حق

داروں میں شامل ہو جائیں۔

یاد رہے! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والدِ محترم حضرت عبدُاللہ بن عبدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبیِّ پاک کی پیدائش سے پہلے ہی وصال فرما گئے تھے، جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی عمرِ مبارَک صرف چھ (6) سال تھی کہ آپ کی والدۂ ماجدہ حضرت آمِنہ بنتِ وَہب رَضِیَ اللہُ عَنْہا بھی اس دارِ فانی سے کوچ کر گئیں تھی۔ اس کے بعد حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی پرورش آپ کے دادا اور پھر چچا کے حصے میں آئی۔ سرکار عَلَیْہِ السَّلَام ان تمام حضرات کا بہت زیادہ ادب کرتے، ان کی دلجوئی فرماتے اور ان کے حقوق کی بھرپور رعایت فرمایا کرتے تھے، چنانچہ

نبیِ پاک عَلَیْہِ السَّلَام نے چادر بچھادی

حضرت ابو طُفَیْل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک بی بی صاحبہ آئیں یہاں تک کہ وہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب پہنچ گئیں۔ نبیِّ پاک عَلَیْہِ السَّلَام ان کے لئے (کھڑے ہوگئے اور) اپنی چادرِ مبارَک بچھادی۔ چنانچہ وہ بی بی صاحبہ اس پر بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وہ ماں ہیں جنہوں نے آپ کو دودھ پلایا ہے۔

(ابوداود، کتاب الادب، باب فی بر الوالدین، ۴/۴۳۴، حدیث: ۵۱۴۴)

حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے یہ دونوں عمل اظہارِ احترام و اظہارِ مَسَرَّت (ادب و احترام اور خوشی کو ظاہر کرنے) کے لیے تھے۔ معلوم ہوا! قیامِ تعظیمی جائز ہے اور انسان خواہ کتنا ہی عظمت والا ہو مگر اپنے مُرَبِّی (تربیت کرنے والے) کا احترام کرے۔ دیکھو یہ وہ آستانہ ہے جہاں (حضرت) جبریلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) خادمانہ شان سے حاضری

دیتے ہیں مگر ان بی بی صاحبہ کے لیے چادر بچھائی گئی۔اس میں ہم لوگوں کو تعلیم ہے کہ جب دودھ پلانے والی دائی کا یہ ادب واحترام ہے تو سگی ماں کا ادب واحترام کیسا چاہیے۔

(مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں:) یہ واقعہ خاص جنگِ حُنَیْن کے دن کا ہے کہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس جنگ سے فارغ ہوئے تھے،جماعتِ صحابہ میں تشریف فرما تھے کہ بی بی حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا تشریف لائیں، حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کے لیے کھڑے ہوگئے اور جو چادر شریف اوڑھے ہوئے تھے ان کے لیے بچھادی،جب تک آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) تشریف فرما رہیں کسی اور سے کلام نہ فرمایا،ان ہی کی طرف متوجہ رہے،جب آپ واپس ہوئیں (تشریف لے جانے لگیں) تو بہت تحفے عطا فرمائے اور انہیں کچھ دُور رُخصت کرنے لئے چند قدم تشریف لے گئے۔پھر خود حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یا کسی اور صحابی نے حاضرین سے فرمایا:یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دائی جناب حلیمہ ہیں جنہوں نے حضور کو دودھ پلایا ہے۔آج کے نوجوان یہ حدیثیں پڑھیں اور عبرت حاصل کریں کہ ہم لوگ سگی ماں کا بھی ادب نہیں کرتے۔(مرآۃ المناجیح،۵/۵۱)

حضرت حلیمہ کو کثیر مال عطا فرمایا

ایک مرتبہ حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آئیں اور قحط سالی کی شکایت کی تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کہنے پر حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے حضرت حلیمہ کو 1 اونٹ اور 40 بکریاں دیں۔(الحدائق لابن جوزی، ۱/۱۶۹)

رضاعی ماں باپ کا ادب واحترام

حضرتِ عَمْرو بن سائب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا:میں ایک مرتبہ حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کے رضاعی باپ یعنی حضرت بی بی حلیمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہا کے شوہر حاضرِ خدمت ہوئے ۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے کپڑے کا ایک حصہ ان کے لئے بچھا دیا اور وہ اس پر بیٹھ گئے۔پھر حضورِ پاک کی رضاعی ماں حضرت بی بی حلیمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہا آئیں تو آپ عَلَیۡہِ السَّلَام نے اپنے کپڑے کا باقی حصہ ان کے لئے بچھا دیا۔پھر سرکار کے رضاعی بھائی آئے تو آپ نے ان کو اپنے سامنے بٹھالیا۔

حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت ثُوَیۡبَہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہا کے پاس ہمیشہ کپڑا وغیرہ بھیجتے رہتے تھے،یہ ابولہب کی لونڈی تھیں اور چند دنوں تک حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو انہوں نے بھی دودھ پلایا تھا۔ (الشفاء،فصل واما خلقه، ۱/۱۲۹،۱۲۸)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں:حق یہ ہے کہ (حضرت) ثُوَیۡبَہ اور (حضرت) حلیمہ اسی طرح (حضرت) حلیمہ کے خاوند مسلمان ہوگئے۔بی بی خدیجہ (رَضِیَ اللہُ عَنۡہا) سے جب حضورِ انور (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے نکاح کرلیا تو (حضرت) ثُوَیۡبَہ حضور کے پاس آیا کرتی تھیں، حضور ان کا بہت احترام فرماتے تھے اور مدینۂ منورہ سے (حضرت) ثُوَیۡبَہ کے لیے کپڑے وغیرہ ہدایا (تحفے) بھیجا کرتے تھے۔(مرآۃ المناجیح،۶/۵۳۴)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عموماً دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ نماز، روزوں کی خوب پابندی کرتے ہیں،حج و عمرے کی سعادتیں بھی پاتے ہیں،راہِ خدا میں بھی دل کھول کر خَرچ کرتے ہیں،مساجِد ومَدارِس کی آبادکاری میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیتے ہیں،غریبوں اور مسکینوں کی خیر خواہی میں بھی پیش پیش رہتے ہیں،اپنے دوستوں پر خَرچ کرنے،اُن کی خبر گیری کرنے اور بُرے

وَقْت میں اُن کے کام آنے میں بھی اُن کا کوئی ثانی نہیں ہوتا، ایسے لوگ خود بھی عیش و راحت کی زندگی گزارتے، اپنی اَوْلاد کو بھی مہنگی ترین کاریں، بنگلے، اسکوٹریں، کمپیوٹرز، لیپ ٹاپ(Laptop)، آئی پیڈ(I.Pad)، ٹیبلیٹس(Tablets)اور دیگر عیش و راحت کا ساز و سامان فراہم کرتے ہیں، اُن کی بھاری فیسیں بھی خوشی خوشی بھرتے ہیں، اپنی اَوْلاد کی شادیوں پر بھی اچھا خاصا پیسہ خرچ کرتے ہیں مگر آہ! اپنی گلی، محلے، علاقے، برادری، شہر یا ملک میں موجود محتاج و ضرورت مند رشتے داروں خُصوصاً بہنوں (Sisters)کے ساتھ اچھا سُلوک کرنا، اُن کی ضروریات کو پورا کرنا اور اُنہیں وراثت میں سے حِصَّہ دینا انہیں گوارا نہیں ہوتا۔ بالفرض بہنیں اپنے حق کا مطالَبہ کرڈالیں تو بے چاریوں کو ڈرا دھمکا کر خوف زدہ کرکے یہ جتلا کر کہ **"تیری شادی میں ہم نے بہت رقم خرچ کی ہے لہٰذا اب ہم ایک روپیہ بھی نہیں دیں گے"** کہہ کر خاموش کرادیا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! ☆ **سمجھدار بھائی** ہرگز ایسے غیر شرعی کام نہیں کرتے، ☆اپنی بہنوں کے ساتھ اس طرح کا دل دکھانے والا سُلوک نہیں کرتے، ☆اپنی بہنوں پر ظلم نہیں ڈھاتے، ☆اپنی بہنوں کے حُقوق پامال نہیں کرتے، ☆اپنی بہنوں کو دھمکیاں نہیں دیتے بلکہ ☆**اچھے بھائی** تو اپنی بہنوں کی خوشیوں، جائز خواہشات اور ضروریات کا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں، ☆اپنی بہنوں پر شفقت و مہربانی ہی کرتے ہیں، ☆اپنی بہنوں کے دُکھ درد میں ان کے کام آتے ہیں، ☆اپنی بہنوں کی خاطر اپنی خوشیاں اور خواہشات تک قربان کردیتے ہیں، ☆اپنی بہنوں کو ان کے حُقوق دینے میں ہرگز ہرگز سُستی و تاخیر کا مظاہرہ نہیں کرتے، ☆اپنی بہنوں کو ان کی شادی ہوجانے کے بعد بھی غمگین نہیں ہونے دیتے۔ الغرض **اچھے بھائیوں** کی بہنیں دُکھی نہیں رہتیں بلکہ خوشی خوشی زندگی گزارتی ہیں، انہیں اپنے **بھائیوں** پر بہت ناز ہوتا ہے اور وہ اپنے ان **بھائیوں** کے لئے

دل کی گہرائیوں سے دعائیں بھی کرتی ہیں۔

بہنوں پر شفقت و مہربانی، ان کے حُقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کے تعلق سے اگر ہم تعلیماتِ نبوی کا مطالعہ کریں تو ہمیں پتا چلے گا کہ بہن کی اَہَمِّیَّت کیا ہے، بہن کے ساتھ کس طرح کا سلوک کرنا چاہئے اور ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی رَضاعی (دودھ شریک) بہن کے ساتھ کس قدر شفقت بھرا سُلوک فرمایا کرتے تھے۔ آیئے! ترغیب کے لئے چند ایمان افروز جھلکیاں مُلاحَظہ کیجئے، چنانچہ

رَضاعی بہن سے مثالی سُلوک

مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ اپریل 2017 کے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کے صَفحہ نمبر 46 پر لکھا ہے: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی رَضاعی (دودھ شریک) بہن حضرت شَیْمَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا کے ساتھ یُوں اچھا سُلوک فرمایا: (1) اُن کے لئے کھڑے ہوئے۔ (سبل الھدی و الرشاد، ۵/۳۳۳ملتقطاً و ملخصاً) (2) اپنی مُبارَک چادر بچھا کر اُس پر بٹھایا اور (3) یہ اِرْشاد فرمایا: مانگو!، تمہیں عطا کیا جائے گا، سِفارش کرو!، تمہاری سِفارش قَبول کی جائے گی۔ (دلائل النبوۃ للبیھقی، ۵/۱۹۹ ملتقطاً) اِس مثالی کرم نوازی کے دَوران آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی مُبارَک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ (4) یہ بھی اِرْشاد فرمایا: اگر چاہو تو عزّت کے ساتھ ہمارے پاس رہو۔ (5) واپس جانے لگیں تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تین (3) غلام، ایک لونڈی اور ایک یا دو (2) اُونٹ بھی عطا فرمائے۔ (6) جب جِعْرَانَہ میں دوبارہ اِنہی رَضاعی بہن سے ملاقات ہوئی تو بھیڑ بکریاں بھی عطا فرمائیں۔ (سبل الھدی والرشاد، ۵/۳۳۳ ملتقطاوملخصا)

نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اپنی رَضاعی بہن سے اچھا سُلوک ہر بھائی کو یہ اِحساس دِلانے کے

لیے کافی ہے کہ بہنیں کس قَدْر وَقْعَت، پیار اور اچھے سُلُوک کی حق دار ہیں۔ صحابۂ کرام بھی بہنوں سے اچھا سلوک کیا کرتے تھے چنانچہ

ایک صحابی کا بہنوں سے اچھا سلوک

حضرت جابِر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے اپنی نو(9) یا سات(7) بہنوں کی دیکھ بھال، اُن کی کنگھی چوٹی اور اچھی تَرْبِیَت کی خاطر بیوہ عورت سے نکاح فرمایا۔ (مسلم، کتاب الرضاع، باب استحباب نکاح البکر، ص ۵۹۳، حدیث: ۳۶۳۸ ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! گھر کے دیگر افراد کے بھی کچھ نہ کچھ حُقوق ہوتے ہیں، لہٰذا ان کے حُقوق کی بھی ادائیگی کیجئے، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے گھر والوں کے حُقوق کس طرح ادا فرماتے تھے، آیئے اس کے بارے میں سنتے ہیں:

یاد رہے! گیارہ(11) اَزواجِ مُطَہَّرَات کو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نکاح میں آنے کا شرف نصیب ہوا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی ہر زوجۂ مبارَکہ کے ساتھ ہمیشہ عدل و انصاف کا معاملہ فرمایا کرتے، سب کو ان کا پورا پورا حق عطا کیا، سبھی کی دل جوئی فرماتے رہے اور ہمیشہ سب کے ساتھ اچھا سلوک ہی فرمایا، چنانچہ

ازواجِ مطہرات میں عدل و انصاف

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اَزواجِ مُطَہَّرَات میں قُرعہ ڈالتے۔ جن کے نام کا قُرعہ نکلتا اُنہیں اپنے ساتھ لے

جاتے۔(بخاری، کتاب الشهادات، باب القرعة في المشكلات، ۲/۲۰۸، حدیث:۲۶۸۸)

دسمبر2017 کے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کے صفحہ نمبر48 پر لکھا ہے:(رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) وصال سے پہلے بسترِ علالت پر تشریف فرما ہوئے اور حیاتِ ظاہری کے آخری ایّام اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے ہاں گزارنا چاہے تو واضح طور پر اپنا فیصلہ سُنانے کے بجائے حُقوقِ اَزواج کا پاس رکھتے ہوئے صرف یہ سُوال بار بار دہرایا کہ کل میں کس کے ہاں ہوں گا؟ اَزواجِ مُطَہَّرَات خواہشِ نبوی جان گئیں اور عرض گزار ہوئیں: جہاں آپ پسند فرمائیں، چنانچہ وصالِ مبارک تک اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت عائشہ صِدِّیقہ کے ہاں رہے۔ (بخاری، ۳/۲۶۸، حدیث:۵۲۱۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس مبارَک عمل میں بعد والے لوگوں کے لیے بڑی نصیحت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اختیار ملنے کے باوجود اپنی اَزواجِ مُطَہَّرَات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ میں عدل و انصاف فرمایا، تو جن لوگوں کو یہ اختیار حاصل نہیں بلکہ ان پر عدل و انصاف کرنا ہی لازم ہے تو انہیں کس قدر عدل و انصاف کرنے کی ضرورت ہے۔ جو لوگ دو، دو بیویاں تو رکھتے ہیں مگر ان کے درمیان عدل و انصاف نہیں کرتے تو انہیں چاہیے کہ اس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کریں، چنانچہ

بیویوں میں انصاف نہ کرنے کی سزا

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس کی دو(2) بیویاں ہوں اور اس نے دونوں کے درمیان عدل و انصاف نہ کیا تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا آدھا حصہ بے کار ہو گا۔(الترغيب والترهيب، كتاب النكاح، باب الترهيب من ترجيح... الخ، ۳/۲۸، حديث:۳۰۲۹)

یاد رہے! ایک اچھی اور نیک سیرت بیوی، اپنے شوہر کے لئے یقیناً بہت بڑی نعمت ہوتی ہے، جو شوہر اس نعمت کی قدر کرتا ہے وہ دنیا و آخرت کی بھلائیاں سمیٹنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اللہ کریم نے شوہروں کو حاکم اور بیویوں کو محکوم بنایا ہے مگر اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ انہیں اپنی بیویوں کو مارنے، پاؤں کی جُوتی سمجھنے، زبردستی مہر معاف کرانے، جھاڑنے، لاٹھیاں برسانے، طلاق یا گھر سے نکال دینے کی دھمکیاں دینے، ان کے حقوق پامال کرنے اور انہیں ذلیل و رُسوا کرنے کی چھوٹ مل گئی۔ ایسا ہر گز ہر گز نہیں۔ مگر افسوس! اب بیویوں پر ظلم و ستم اور ناانصافیوں کا سلسلہ روز بہ روز بڑھتا ہی چلا جارہا ہے، ان کے حقوق کو بُری طرح پامال کیا جارہا ہے، جیسا کہ

تفسیر صراط الجنان جلد 2 صفحہ نمبر 166 پر لکھا ہے: بیویوں کو تنگ کرنا، جبری (زبردستی) طور پر مہر معاف کروانا، ان کے حقوق ادا نہ کرنا، ذہنی اَذیتیں دینا، کبھی عورت کو اس کے ماں باپ کے گھر بٹھا دینا اور کبھی اپنے گھر میں رکھ کر بات چیت بند کر دینا، دوسروں کے سامنے ڈانٹ ڈپٹ کرنا، لتاڑنا، جھاڑنا وغیرہ (معاشرے میں عام ہے)۔ عورت بیچاری شوہر کے پیچھے پیچھے پھر رہی ہوتی ہے اور شوہر صاحب فرعون بنے آگے آگے جارہے ہوتے ہیں۔ عورت کے گھر والوں سے صراحتاً (واضح طور پر) یا بیوی کے ذریعے نت نئے مطالبے کئے جاتے ہیں، کبھی کچھ دلانے اور کبھی کچھ دلانے کا۔ الغرض ظلم و سِتم کی وہ کون سی صورت ہے جو ہمارے گھروں میں نہیں پائی جارہی۔

بیوی کی اَہَمِّیَّت اور اس کے حُقوق کے بارے میں رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات یقیناً لائقِ عمل ہیں، اگر شوہر ان کی روشنی میں بیوی کے ساتھ سُلوک کرے تو یقیناً بہت سی خرابیاں خود بخود ختم ہو جائیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے 3 اَحادیثِ مبارَکہ سُنتے ہیں، چنانچہ

بیوی کے حقوق کے متعلق 3 فرامینِ مصطفٰے

(1)... حضرت حکیم بن معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا: شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: جب وہ کھائے تو اُسے بھی کھلائے، جب لباس پہنے تو اُسے بھی پہنائے، اُس کے چہرے پر نہ مارے، نہ اُسے بدصورت کہے اور (اگر سمجھانے کے لیے) اس سے علیحدگی اختیار کرنی ہی پڑے تو گھر میں ہی (علیحدگی) کرے۔ (ابن ماجہ، ۲/۴۰۹، رقم: ۱۸۵۰)

(2)... ارشاد فرمایا: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِی یعنی تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہترین ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی، ۵/۴۷۵ حدیث: ۳۹۲۱)

(3)... ارشاد فرمایا: کوئی مؤمن کسی مؤمنہ بیوی کو دشمن نہ جانے، اگر اس کی کسی عادت سے ناراض ہو تو دوسری عادت سے راضی ہو گا۔ (مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، ص ۵۹۵ حدیث: ۳۶۴۸)

حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہ عَلَیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ! کیسی نفیس (بہترین) تعلیم (ہے)، مقصد یہ ہے کہ بے عیب بیوی ملنا ناممکن ہے، لہٰذا اگر بیوی میں دو ایک برائیاں بھی ہوں تو اسے برداشت کرو کہ کچھ خوبیاں بھی پاؤ گے۔ یہاں (صاحِبِ مرقات (رَحمَۃُ اللہ عَلَیہ) نے فرمایا: جو شخص بے عیب ساتھی کی تلاش میں رہے گا وہ دنیا میں اکیلا ہی رہ جائے گا، ہم خود ہزار ہا (ہزاروں) بُرائیوں کا چشمہ ہیں، ہر دوست عزیز کی بُرائیوں سے درگزر کرو، اچھائیوں پر نظر رکھو، ہاں! اصلاح کی کوشش کرو، بے عیب تو رسولُ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہیں۔

(مرآۃ المناجیح، ۵/ ۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "نیک اعمال" رسالہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بندوں کے حُقوق کی اَہَمِّیَّت کو سمجھنے کے لئے آیئے! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اِسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں کی دُوسروں کو ترغیب دِلانے کے ساتھ ساتھ خود بھی عملی طور پر شامل ہو جایئے۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **"نیک اعمال رسالہ"** پُر (Fill) کرنا بھی ہے۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فِتَن دور میں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشْتَمِل شَریعَت وطَرِیْقَت کا جامِع مجموعہ **72 نیک اعمال** بَصُورَت سوالات (Questions) عَطا فرمایا ہے۔ چُنَانْچِہ اپنی اِصلَاح کے لیے خود بھی ان نیک اعمال پر عَمَل کیجئے اور انفرادی کوشش کر کے دوسروں کو بھی نیک اعمال پر عمل کرنے کی ترغیب دلایئے۔ نیک اعمال کے مُطابِق زِنْدَگی گزارنا چونکہ دُنیا و آخِرَت کے بے شُمار فوائد پر مُشْتَمِل ہے، لہٰذا شیطان اس بات کی بھرپور کوشش کرے گا کہ آپ کو اِسْتِقَامَت نہ ملے، مگر آپ ہِمَّت نہ ہاریں اور مہربانی فرما کر دوسرے اِسْلَامی بھائیوں کو بھی نیک اعمال کے مُطابِق عَمَل کرنے کی ترغیب دِلاتے رہیں، دو یا ایک بار کہنے سے اگر کوئی عَمَل نہ کرے تو مَایُوس نہ ہو جایا کریں، بلکہ مُسَلْسَل کہتے رہیں۔ کانوں میں بار بار پڑنے والی بات کبھی نہ کبھی دل میں بھی اُتر ہی جائے گی۔ یاد رکھیں اگر ایک بھی اسلامی بھائی نے آپ کے سمجھانے پر عَمَل شروع کر دیا تو، اِنْ شَآءَ اللہ آپ کے لئے ثوابِ جاریہ ہو جائے گا۔

المدینہ لائبریری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوت اسلامی سنّتوں کی خدمت کے لئے کم و بیش 80 سے زائد شعبہ جات میں دینی کام کر رہی ہے۔ آسان انداز سے علمِ دین کی روشنی پھیلانے اور لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے رُوشَناس کروانے کیلئے ایک شعبہ "المدینہ لائبریری" قائم کیا گیا ہے۔ جس میں مطالعہ کیلئے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات و مدنی مذاکرے سننے اور مدنی چینل دیکھنے کے لئے کمپیوٹر وغیرہ کی سہولت دی جاتی ہے۔ المدینہ لائبریری میں مُختلِف مَوضُوعات پر مُشتمِل شیخِ طریقت، امیر اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ، عُلَمائے اہلسنت کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی کُتُب و رَسائِل اور CDs, VCDs وغیرہ رکھنے کی مجلس کی طرف سے طے شدہ نظام کے مطابق رکھنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ ہم بھی اِس سَہولت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے علمِ دین کی برکات سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بندوں کے حُقوق کا معاملہ یقیناً بہت نازک ہے، ہمیں اس بارے میں ہر وَقْت محتاط رہنا چاہیے۔ اگر کبھی جانے انجانے میں کسی مسلمان کا حق ضائع ہو جائے تو فوراً توبہ کرتے ہوئے صاحبِ حق سے معافی بھی مانگنی چاہیے۔ کیونکہ بندوں کے حُقوق کا ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور بندوں کے حُقوقِ واجبہ ادا نہ کرنا گناہِ کبیرہ ہے جو صرف توبہ کرنے سے معاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ضروری ہے کہ توبہ کے ساتھ ساتھ یا تو حُقوق ادا کر دے یا حقوق والوں سے معاف کروالے، چنانچہ

حقُ العبد معاف کروانے کا طریقہ

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"اِحیاءُ العلوم"** جلد 4 صفحہ نمبر 115 پر لکھا ہے: یاد رہے! گناہ کو ذکر کرنا اور دوسروں کو اس پر آگاہ کرنا ایک نیا گناہ ہے جس کی الگ معافی مانگنا پڑے گی۔ البتہ! جس کا حق ضائع کیا ہے اس کے سامنے بیان کرے لیکن اگر وہ معاف کرنے پر راضی نہ ہوا تو گناہ اس کے ذِمّہ باقی رہے گا کیونکہ معاف نہ کرنا اس کا حق ہے۔ یاد رہے! جس سے معافی مانگی جائے اسے چاہیے کہ معاف کر دے، حدیثِ پاک میں ہے: جس کے پاس اس کا بھائی مَعْذرت کرنے کے لئے آیا تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی کو مُعاف کر دے، خواہ وہ جُھوٹا ہو یا سچا۔ جو معاف نہیں کرے گا، حوضِ کوثر پر نہ آ سکے گا۔ (مستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب بروا آباء کم تبر کم ابناء کم، ۲۱۳/۵، حدیث: ۷۳۴۰)

اِسے (یعنی معافی مانگنے والے کو) چاہئے کہ اُس سے نرمی کا سُلوک کرے، اس کے کام کاج اور ضروریات میں مدد کرے اور اس سے مَحَبَّت اور شفقت کا اِظہار کرے تاکہ اُس کا دل اِس کی طرف مائل ہو کہ (مشہور مقولہ ہے) انسان احسان کا غلام ہے۔

جو شخص بُرائی کے سبب دور ہوتا ہے وہ نیکی کے ذریعے مائل ہو جاتا ہے۔ تو جب مَحَبَّت و شفقت کی کثرت ہو گی اور اس وجہ سے اُس کا دل خوش ہو گا تو وہ خود معاف کرنے پر تیار ہو جائے گا لیکن اگر وہ اس کے باوجود معاف نہ کرنے پر اِصرار کرے تو ممکن ہے کہ اس سے نرمی و شفقت کا سُلوک اور عُذر پیش کرنا مُجرم کی ان نیکیوں میں شمار ہو جائے جن کے ذریعے قیامت کے دن اس کی زیادتیوں کا بدلہ چُکایا جائے۔ بہر حال اِسے چاہئے کہ مَحَبَّت و شفقت کے ذریعے اُسے خوش کرنے کی کوشش اسی طرح کرتا رہے جس طرح اُسے تکلیف پہنچانے میں کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ ایک عمل دوسرے کے برابر یا اس سے زائد ہو جائے تو قیامت کے دن اللہ پاک کے حکم سے بدلے میں اِس کا یہ عمل

قبول کرلیا جائے گا جیسے کوئی شخص دنیا میں کسی کا مال ہلاک کردے پھر اس کی مثل لائے لیکن مال کا مالک اسے قبول کرنے یا معاف کرنے سے انکار کردے تو حاکم اس مال پر قبضہ کرنے کا فیصلہ دے گا چاہے وہ قبول کرے یا نہ کرے۔ اسی طرح میدانِ قیامت میں سب سے بڑا حاکم اور سب سے زیادہ انصاف کرنے والا اللہ کریم حکم جاری فرمائے گا۔

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"جنّتی زیور"** کے صفحہ نمبر 103 اور 104 پر لکھا ہے: اگر کسی کا تمہارے اوپر کوئی حق تھا اور تم اس کو کسی وجہ سے ادا نہیں کرسکے تو اگر وہ حق ادا کرنے کے قابل کوئی چیز ہو مثلاً کسی کا تمہارے اوپر قرض رہ گیا تھا تو اس کو ادا کرنے کی تین (3) صورتیں ہیں یا تو خود حق والے کو اس کا حق دے دو یعنی جس سے قرض لیا تھا اسی کو قرض ادا کردو یا اس سے قرض معاف کرالو۔ اگر وہ شخص مرگیا ہو تو اس کے وارثوں کو اس کا حق یعنی قرض ادا کردو۔ اگر وہ حق ادا کرنے کی چیز نہ ہو بلکہ معاف کرانے کے قابل ہو مثلاً کسی کی غیبت کی ہو یا کسی پر تُہمت لگائی ہو تو ضروری ہے کہ اس شخص سے اس کو معاف کرالو۔ اور اگر کسی وجہ سے حق داروں سے نہ ان کے حقوق کو معاف کراسکا، نہ ادا کرسکا، مَثَلاً جن کا حق تھا وہ مرچکے ہوں تو ان لوگوں کے لئے ہمیشہ بخشش کی دعا کرتا رہے اور اللہ پاک سے توبہ واِستغفار کرتا رہے تو اُمید ہے کہ قیامت کے دن اللہ کریم حق والوں کو بہت زیادہ اَجر و ثواب دے کر اس بات کے لئے راضی کردے گا کہ وہ اپنے حُقوق کو معاف کردیں۔ اگر تمہارا کوئی حق دوسروں پر ہو اور اس حق کے ملنے کی اُمید ہو تو نرمی کے ساتھ تقاضا کرتے رہو۔ اگر وہ شخص مرگیا ہو تو بہتر یہی ہے کہ تم اپنے حق کو معاف کردو، اِنْ شَآءَ اللہ قیامت کے دن اس کے بدلے میں بہت بڑا اور بہت زیادہ اَجر و ثواب ملے گا۔ (جنتی زیور، ص ۱۰۳، ۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کے اہم مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پھول" سے بات چیت کے حوالے سے چند اہم مدنی پھول سنتے ہیں: ☆مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ☆مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ☆چلاّ چلاّ کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ☆چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچھّی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ☆بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔

اعلان

بات چیت کرنے کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کئے جائیں گے لہٰذا ان کو سُننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا:جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ [1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللهِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللهُ عَنْهُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

نبیِّ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 21 جولائی 2022ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

1…الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2…مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاۃ… الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

بات چیت کرنے کے بقیہ اہم مدنی پھول

☆جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ☆کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ☆بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے۔[1] اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆عیادت کرتے وقت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے مَدَنی حلقوں میں اس بار شیڈول کے مطابق "عیادت کرتے وقت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

(بخاری، 505/2، حدیث: 3616)

1...فتاوٰی رضویہ، ۲۱/۱۲۷

2...کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ۷/۲۰۴ حدیث: ۳۲۵

ترجمہ: کوئی حرج کی بات نہیں اِنْ شَاءَ اللہ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔(مدنی پنج سورۃ، ص 222)

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ(72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد(یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ(72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نَماز پڑھنے سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نَمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) ”مَرکزی مجلسِ شوریٰ“ کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) اِنفِرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ

بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللّٰہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللّٰہ بِلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب و اِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق و چاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رِہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟(68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیۡن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد